دہلی اردو اخبار

نمبر 237　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

5/ستمبر 1841

[ص 1 کالم 1]

احکام

(کذا) اعظم گڑھ کے صدر امین اعلیٰ کو جو رخصت ماہِ جون گذشتہ کی 26/تاریخ کو عنایت ہوئی تھی اُس پر دو مہینے کی اور بھی مرحمت ہوئی عطا (کذا) حصار کے صدر امین کو رخصت ماہِ جولائی گذشتہ کی دسویں تاریخ کو مرحمت ہوئی تھی اُس پر بہ ذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے اگست کی پہلی سے اکتوبر کی پہلی تاریخ تک اور بھی عنایت ہوئی۔ جے اے لوگ صاحب بہ طریق ایکٹنگ بنارس کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے ڈبلیو ایس کننگم صاحب کانپور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے جو رخصت کہ صاحب ممدوح کو تین مہینے کے لیے 12/تاریخ ماہِ حال کو عنایت ہوئی تھی سو اسی کی درخواست کے بہ موجب موقوف ہوئی۔ جارج ڈیوی ریکس صاحب متھرا کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے آر بی تھورنہل (کذا) کے فتح پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے۔ ٹی ایچ سمپسن صاحب بجنور کے ایکٹنگ مجسٹریٹ اور کلکٹر کو بہ ذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے پہاڑ پر جانے کے لیے ماہِ گذشتہ کی 30 تاریخ سے ایک مہینے کی رخصت عنایت ہوئی صاحب موصوف اپنی خدمت (کذا) جس کو تفویض کریں گے۔ ڈبلیو پی مینس صاحب باندہ کے مجسٹریٹ اور (کذا) 19 ماہِ گذشتہ کے حکم نامہ کے بموجب جو رخصت عنایت ہوئی تھی اُس پر تین دنوں کی اور بھی مرحمت ہوئی۔ فتح اللہ خان جو قانون نویں 1833 کے بہ موجب ضلع کانپور کا ڈپٹی کلکٹر مقرر ہے اُس کو حصول صحت کے واسطے لکھنؤ جانے کے لیے جس تاریخ کو خان مذکور اپنے مکان کو چھوڑے گا اُس دن سے ایک مہینے کی رخصت مرحمت ہوئی سی گرانٹ صاحب نے اطلاع دی کہ (کذا) ممالک مغربی کے صاحب اکاؤنٹنٹ کی جگہ میں نے کام کرنا شروع کیا۔

فورٹ ولیم

لےجس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 19/جولائی 1841 قانونِ مندرجہ ذیل کا مسودہ کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 19/جولائی 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 خاص (کذا) کے قوانین کی اصلاح کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ حکم ہے کہ قوانین بنگال میں سے قانون 26/1814 کی دفعہ 2 کی ضمن 2 اور 4 اور قانون 19/1817 کی

دفعہ ساتویں اور قانون نویں 1819 کی دفعہ دوسری تیسری چوتھی اور چھٹی اور قانون پانچویں 1831 کی دفعہ 28 کی ضمن پہلی اور آئین 25/ 1837 کی دفعہ چھٹی منسوخ ہوئیں۔

2۔ حکم ہے کہ — تاریخ — مہینے 1841 کے بعد جولمبری اپیل کے مقدمہ کہ دیوانی عدالت میں فیصل ہوئے ہیں ان کی اپیل خاص کلکتہ اور الہ آباد کے صدر دیوانی عدالتوں میں جو (کذا)..................حسب مرقومۃ الذیل رجوع ہوگی۔

حکم ہے کہ اپیل خاص کی منظوری...........درخواست علاوہ اُن درخواستوں کے (کذا).....یا ضلع کے (کذا)......سب جج کے لمبری.......عرصہ کہ اپیل (کذا)

[ص 1 کالم 2]

وہاں کے صاحب جج کے حضور..

ایک ہی صاحب جج سے قابل سماعت..............فیصلہ جس کی نسبت اپیل رجوع کی گئی ہے....

........کے اس میں کچھ شک تصور نہ ہوگا تب تک کسی مقدمہ کا اپیل.......کہ جس صاحب جج کے حضور اپیل خاص کی درخواست منظوری کے لئے درپیش ہوا ہے...........خاص کرنے والوں یا اُس کے وکیل یا نائب کو اپنے حضور طلب کرے اور جو کاغذ کہ مثل مقدمہ میں سے اپنی رائے (کذا) مناسب سمجھے طلب کر کے پڑھے اور کولفظِ مذکورہ اور تحقیقات (کذا) جو اُسے مناسب متصور ہوں وہ وجہ یا وجوہات مشخص کرے جن کے باعث کہ قانون ہذا کے مطابق اپیلِ مذکور خاصِ صدر دیوانی عدالت کے قابل تجویز ہے او ر (کذا) وجوہات مذکور (کذا) سرٹیفیکٹ کے طریق پر تحریر کر کے اردو زبان میں ایک انگریزی ترجمہ کے ساتھ جس پر کہ (کذا) دستخط اور کچہری کی مہر ثبت ہوں مع اپیل خاص کی منظوری کے درخواست اور احکامِ مصدورہ کی نقلوں کے صاحبانِ صدر دیوانی عدالت کی تجویز کے لیے اُن کے صاحب رجسٹر کے نام (کذا) اور صاحب جج کو اپنی رائے پر ہی ایسی درخواست کو نامنظور کرنے کا اختیار ہے اور اُس کا (کذا) اپیل خاص کی درخواست کا قطعی اور نافذ ہوگا۔

COPYRIGHT

6۔ حکم ہے کہ جو مقدمہ صاحبانِ (کذا) عدالت کے پاس ارسال کیا جائے گا وہ اس میں وجہ یا وجوہات مثبتہ کی تجویز اور تشخیص سوائے اُس کے کسی اور جزو کی طرف متوجہ نہ ہوں گے۔

7۔ حکم ہے کہ صدر دیوانی عدالت کے (کذا) کہ جس مقدمہ میں ضلع یا شہر کے صاحب رجسٹر کے وجوہاتِ مرسلہ کو اپیل خاص کی منظوری کے بیجا اور ناقص کہیں تو سرٹیفیکٹ مذکور کو تصحیح کے لیے واپس ارسال کریں اور (کذا) کہ سرٹیفکٹ مذکور محض بیجا متصور ہو تو اپیل خاص کرنے والے اُس کے وکیل (کذا) طلب کرنے کے بغیر اُس کو یک قلم نسخ کریں۔

8۔ حکم ہے کہ قانون ہذا کے رو سے یہ (کذا) کہ قانون نویں 1831 اور آئین ساتویں 1838 کے رو سے جو اختیار کہ (کذا) عدالت کے ہر ایک صاحب جج یا شہر یا ضلع کے صاحب جج کو قانون اور (کذا) طریق پر مقدمات کی تجویز ثانی کرنے کی یا (کذا) عدالتِ تابع کے نام حکم (کذا) اُس میں کچھ تبدل واقع ہوا۔

9۔ حکم ہے کہ جو اہل خاص کے مقدمے آئین (کذا) نافذ ہونے کے وقت منظور کیے گئے اور دائر ہوں گے اُن کی تجویز میں کچھ تغیر واقع نہ ہوگا وہ اس طرح سے تجویز کیے جائیں گے گویا کہ آئین ہذا جاری ہی نہیں ہوا تھا۔

حکم ہے کہ........جواب پڑھا گیا اطلاع عام کے لیے اشتہار کیا جائے۔

حکم ہے کہ........مذکور........ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے (کذا)

[ص 2 کالم 1]

...............کے اجلاس میں............1841 کا قانون 23/1839.......ہے۔

حکم ہے کہ جن.......سپاہی ہو قانون 23/ 1839 کی رو سے قابل سزا کے ہوتا ہے اگر چہ......ان لشکر میں سے جن کی تصریح قانون بیسویں –18 مرجبہ.....میں ہوئی کوئی شخص قانونِ مرقومہ بالا کے جرائم مندرجہ بالا کا ملزم ہووے تو وہ بھی اُسی قانون کے رو سے قابل سزا کے ہوگا وِالّا اور کسی قانون کے بہ موجب سزا پائے گا اور جو ہمراہیان لشکر قانون ہذا کے رو سے (کذا) ہوں تو اُن سے دوسرا قانون 1840 کا منسوب ہوگا فقط حکم (کذا)....... مسودہ جو فی الحال پڑھا گیا اطلاع عام کے واسطے مشتہر ہو حکم ہوا کہ مسودہ مذکورہ پر ممالک ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہِ نومبر آئندہ کی دوسری تاریخ کے بعد پھر غور فرمائی جاوے۔فقط ٹی ایچ میڈوک۔

سرکلر آرڈر

COPYRIGHT

صاحبانِ عدالت چاہتے ہیں کہ تمامی صاحبانِ جج اپنے اضلاع کے منصفوں کو قانون 23/ 1841 کی دفعہ 21 کی ضمن دوسری کی طرف متوجہ کرکر حکم دیں کہ وہ تفسیر قانون نمبر 775 کی مراد کے بہ موجب جس میں کہ اطلاع نامہ کے حامل اور اُس کے اجرا کے گواہوں کے اظہار لینے کی بابت تاکید ہے مقدمہ کی یکجانب تجویز کرنے سے پیشتر اطلاع نامہ کے مدعی علیہ پر جاری ہونے کی بابت جس کی معرفت اور جن گواہوں کے آگے کہ وہ جاری ہوا اُن سے تحقیقات کریں کیونکہ صاحبانِ عدالت کو یقین متصور ہے کہ بعضے ضلعوں میں قانون مذکورہ بالا کے بموجب عمل نہیں ہوتا۔فقط موزلی اسمتھ رجسٹر۔

گوالیار

.........سے حال سرکشی سپاہ کا بیچ مقامِ مذکور کے اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ 21 تاریخ ماہِ حال کو تین سپاہی یکہ ایک بنیا کی دوکان پر بیٹھے تھے۔ نمباجی حضور باخدمتگار نے مہاراجہ کے اُنہیں گالیاں دیں ان میں سے ایک دست بہ قبضہ ہوا لیکن چونکہ اُس کے ساتھ بہت سے آدمی تھے اُس کی پالکی بچالے گئے اور یکوں میں سے چار آدمیوں کو وہیں ہلاک کیا اور تین زخمی ہوئے باقی یکوں کو نواب ہمت بہادر کے جو کہ قریب اسی آدمیوں کے تھے اور جو کہ ترک روزگار کر کے انیس[19] (کذا) کی طلب مانگتے تھے بموجب حکم کہ چھ رجمنٹوں پیادگان ہندوستانی نے مع بارہ توپوں کے گھیر لیا۔ مہاراجہ نے فوراً میجر ڈیوڈ جبلب صاحب کو مع چار کمپنیوں پیادوں کے حضور یہ مذکور کے گھر پر واسطے بلانے کے بھیجا اور بہت مشکلات سے میجر موصوف اُسے سامنے مہاراجہ کے لائے کیونکہ وہ یکوں کے ڈر سے باہر نکلنے میں انکار کرتا تھا (کذا) مہاراجہ نے بفور دیکھنے حضور یہ مذکور کے اُٹھ کر اُسے بغل گیر کیا اور.......عزیز خدمتگار اسی پیر میں......رجمنٹوں کو حکم کہ یکوں پر فیر کریں لیکن.......کے.......ساتھ فہمایش کے یکوں سے.......

[ص 2 کالم 2]

الغرض یہ تمام واردات ایک خدمتگار کے واسطے ہوئی.......چار کونوں پر لشکر مہاراجہ کے درختوں سے لٹکا دی گئی پاؤں اُوپر اور سر نیچے......عبرت ہو اور کبھی سرکشی نہ کریں لیکن ہم یقین کرتے ہیں کہ وہاں کی سپاہ کو اب عبرت ہو گئی کہ جو کوئی نوکری کر کے تنخواہ طلب کرے گا اُس کا یہی حال ہوگا۔ اس زمانہ میں ہماری ہندوستانی ریاستوں میں جہاں کہیں سنا جاتا ہے یہی سُنا جاتا ہے کہ تنخواہ کی واویلا رہتی ہے کہ کہیں چھ مہینے چڑھے ہیں کہیں ایک برس کہیں دو برس سے تنخواہ نہیں ملی اور جب ملتی بھی ہے تو کہیں بیس اکیس مہینے میں دو ماہ سہ ماہ تقسیم ہوتا ہے جائے غور ہے کہ اس صورتوں میں کیونکر سپاہی کا گذارا ہو۔ کیا تو آپ کھائے کیا گھر بھیجے اور کیا بنیا کو دے جس سے کہ اُدھار کھایا ہے اور کیا سلاح درست رکھے الحق یہی سبب ہیں زوال ریاست ہائے ہندوستان کے کیونکہ سپاہ بے دل رہتی ہے اور وقت پر دغا دے جاتی ہے بقول شیخ علیہ الرحمتہ

زربدہ مرد سپاہی راتا (کذا)
وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم

ایک اور خط سے جو کہ اب آیا ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُن اسی یکوں میں سے جو کہ تو پخانہ (کذا) تیس آدمی تو پابہ زنجیر ہو کر قلعہ چندیری میں واسطے قید رہنے کے بھیجے گئے اور بیس (کذا) میں قید کیے جاویں گے اور یہی علیٰ ہذا القیاس صاحب خط لکھتا ہے کہ وہ......وہ ساتھ ارادہ قتل حضور ہائے مذکور کے نہیں گئے تھے بلکہ اُس کی پالکی کے (کذا) عرض حال کرنے گئے تھے اور جب کہ ہمراہی حضور یا کے انھیں مارنے لگے تو وہ سب واسطے اپنے بچاؤ

کے بھی سلاح کو کام میں نہ لائے صرف ایک مرد مسلمان جو کہ سب سے پیچھے مارا گیا ہتھیار کیا اب اُن یکوں پر یہ الزام رکھا گیا ہے کہ (کذا) نے مہاراجہ کے انہیں واسطے مار ڈالنے حضور یا کے (کذا)۔

افغانستان

خطوں سے رجمنٹ 16 پیادگانِ ہندوستانی وغیرہ کے جو کہ درمیان غزنین (کذا)...... پڑی تھی ایسا حال ایک لڑائی کا جو درمیان غلزیوں اور سپاہِ انگریزی کے واقع (کذا) اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ پھر قومِ غلزی نے جمع ہو کر ارادہ حملہ کا سپاہِ انگریزی (کذا) نظر بریں پہلی تاریخ ماہِ گذشتہ کو سپاہِ مذکور بالا نے طرف دشمنوں کی کوچ کیا مگر دشمن وہاں سے (کذا) دو میل کے فاصلہ پر ایک درّہ میں چلے گئے تھے آخر کار کچھ سپاہ سوار پیادہ مع تین توپوں کے اُس گھاٹی میں گئی۔ الغرض پانچویں تاریخ تک دشمن قریب تین ہزار آدمیوں کے جمع ہو گئے کہ اس کنخون پر تاخت لائے تب چوتھے رسالہ سواروں کے لیے بسر کردگی لفٹنٹ وا کر صاحب کے اُن پر حملہ کیا اور دو آدمیوں کے قریب دشمنوں میں سے مارے اور پانچویں (کذا) کے نے بھی بسر کردگی لفٹنٹ (کذا) صاحب کے ایک اور گروہ پر حملہ کیا اور (کذا) قتل کیے مگر واجب موصوف کے (کذا) ایک گولی کا......اور لفٹنٹ...... کا گھوڑا مارا گیا آخر کار......گئے اور فوج......انتخاب ہوئی اور سپاہیوں انگریزی نے......

[ص 3 کالم 1]

واضح ہوتا ہے کہ انساٹن کنگ صاحب بہ باعث نہ رہنے سامانِ جنگ کے مارے گئے یہ بلندیوں پر بڑھتے جاتے تھے قومِ مذکور ان پر آن پڑی اور ان کو مع دو تین آدمیوں کے مار ڈالا کہتے ہیں کہ صاحبِ موصوف بہت صاحب عزم تھے۔

چین

اُس طرف کے حال کے اخباروں سے واضح ہے کہ اہلِ چین نے از بس بے ایمانی کے اُس عہد و پیمان کو توڑ ڈالا جو کہ کنخون میں کیا تھا انہوں نے بحرِ چین میں (کذا) گاڑ دیے اور تیاریاں بھی کرتے جاتے ہیں اس لیے کہ جہاز اُس طرف سے نہ گذرنے پاویں چنانچہ افسر کلاں جہاز نے اپنی سپاہ کو اوپر کی طرف دریا کے ہٹالیا ہے اور ان صاحب نے جس جس گاؤں کے قریب دریا میں لکّو گڑے ہوئے پائے ان کو جلا دیا اور بہت سے چینیوں کو مار ڈالا اور وقتِ مراجعت کے قلعہ دنگ ننگ کو جو کہ بوگ کے قلعوں میں سے باقی رہا تھا مسمار کر دیا ابھی آمد و رفت لنگر گاہ کی نہیں بند ہوئی ہے اور مقامِ اموا کی چٹھیوں سے واضح ہے کہ جہازوں نے ملکہ انگلستان کے 26 تاریخ اگست کو بعد بہت سے کشت و خون اور مقابلہ کے قلعوں اور ذخیروں کو مقامِ مذکور کے تباہ کر دیا اور سُنا جاتا ہے کہ جزیرہ چوران بھی پھر بہ آسانی لے لیا۔ اِن دنوں تجارت بہت سُست ہے پچھلی چٹھیوں سے فتح کرنا مقامِ اموا کا بخوبی ثابت

COPYRIGHT

ہوتا ہے اب اُس کے فتح ہونے میں کچھ شک نہیں ہے۔

اخبار مقامات مختلفہ

سپاہی سپاہِ بنگال کے بہت مشتاق ہیں کہ ہندوستان میں مراجعت کریں چونکہ سب سرداروں نے ہزارہ کے متابعت اختیار کی ہے اور اقرار ڈھا دینے اپنے قلعوں کا کیا ہے۔ اکرم خان ابھی مستعدِ مقابلہ ہے لیکن یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ عنقریب یا تو لڑے گا یا بھاگ جاوے گا۔

حکم ہے کہ ذخیرہ سامان ہر ایک قسم کے مدراس سے مولمین میں بھیجے جاویں مگر زینۂ چوبی وہیں تیار ہوتے ہیں اور معرفت کپتان بڑیوا صاحب کے ہاتھی واسطے توپخانہ کے سدھائے جاتے ہیں...... واسطے تیاری آکلینڈ نام ایک جہاز دُخانی کے بہت کوشش ہو رہی ہے اور کہتے ہیں کہ ایک ہفتہ کے عرصہ میں مولمین کے بھیجا جاوے گا۔

دادر کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ لفٹنٹ بالکم صاحب جو کہ واسطے تعاقب قومِ مری کے جو کے بھیرو بنگاہ کا اسباب لوٹ لے گئے تھے بھیجے گئے تھے انہوں نے چھ آدمیوں کو بموجب نشاندہی مردمانِ بھیر کے گرفتار کیا۔ کہتے ہیں کہ قومِ مذکور نے بیس گھسیاروں کو مار ڈالا تھا اور بہتوں کو زخمی کیا تھا۔ ان قیدیوں میں سے ایک لڑکا قریب پندرہ برس کی عمر کا بیان کرتا ہے کہ میں نے بھی اپنے ہاتھ سے دو آدمیوں کو مار ڈالا تھا اور اُس نے [ص 3 کالم 2] یہ بھی بیان کیا کہ خالق داد خان سردارِ دادر لوگوں کو ترغیب فتنہ انگیزی کیا کرتا ہے چنانچہ سردارِ مذکور قید کیا گیا اور ایک کمیٹی واسطے تحقیق کرنے اُس کے چلن کے مقرر کی گئی اور ایک سوداگر اُونٹوں کا بھی ماخوذ ہے جو کہ گورنمنٹ کے ہاتھ اونٹ بیچا کرتا ہے اُس کا سازش رکھنا بھی دشمنوں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ لٹے ہوئے اونٹ غارتگروں سے خرید کے پھر اُن کے ہاتھ بیچتا ہے چھٹی رجمنٹ پیادگان کو ابھی بہت کام ہے لیکن ہر ایک سپاہی خوش اور تندرست ہے۔

جیمس ستجی جی جی بھوئے اسکوائر نے واسطے اسپتال بمبئی کے پچاس ہزار روپیہ اور بھی پیش کیا۔ واضح ہو کہ انہوں نے لاکھ روپیہ پہلے بھی دیا تھا اور گورنمنٹ نے بہ مطابقت رائے کورٹ آف ڈائریکٹرس کے ارادہ کیا ہے کہ یہ عمارت بابوئے موصوف کے نام مشہور ہو۔

فتوئ موت کا جو کہ واسطے قیدیوں مقامِ بادامی کے جاری ہوا تھا وہ منسوخ ہوا اور نرسنگھ راؤ سردار سرکشوں کا قلعہ احمد آباد میں واسطے مدت العمر کے قید کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ اندھا ہونا باعث اُس کی زندگی کا ہوا بہ مقتضائے ترحم کے ... چھٹی تاریخ ماہِ حال کو درمیان نصیر خان والیِ قلات اور اہالیانِ گورنمنٹ کے عہد و پیمان ہو گئے اور اُسے اُس کی موروثی تخت پر جانشین کیا۔ تمام صاحبانِ پولیٹی کل اور سپاہ کے وہاں اُس وقت وہاں موجود تھے خان موصوف کو درمیان میجر اوٹریم اور برگیا پرانگلینڈ صاحب کے بٹھا دیا اور سلامی شاہانہ اُتاری گئی توپخانہ انگریزی سے....

معلوم ہوتا ہے کہ تھاراوادی شاہِ برہما رنگون میں جہاز پر سے اترا چاہتے ہیں ایک قلعہ جنگی بنوایا ہے اور ارادہ جنگِ عظیم کا رکھتا ہے۔

مرلی دَھر سوداگر نے پانچویں ماہِ حال کو ذمہ ڈاک انگریزی کا لیا۔ ڈاک الہٰ آباد سے چھٹی تاریخ ساڑھے آٹھ گھنٹہ بجے رات کے روانہ ہوئی اور کانپور میں 7 تاریخ ڈیڑھ بجے شام کے پہنچی کہ بعد وضع پون گھنٹہ ٹھہرنے فتحپور کے فی گھنٹہ آٹھ میل پہنچی۔

وزیر معزول ریاست لکھنؤ نے ساتویں تاریخ بمبئی سے ازراہِ جدہ مکہ معظمہ کو کوچ کیا دو سو پچیس 225 آدمی ہمراہ ہیں۔..... ملازمانِ پوسٹ آفس یعنی ڈاکخانہ گوالیار کے نے بہ باعث نہ ہونے گواہی کے رہائی پائی اگرچہ صاحب مجسٹریٹ کو ذہن نشین ہے کہ وہ بیشک مجرم ہیں اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ بابو نے ایک پارسل کھول کے موتی نکال لیے تھے اور پورا وزن کرنے کو کوڑا اجھر دیا تھا۔

کہتے ہیں کہ اس مقدمہ میں ایک بابو اور منشی اور ایک انگریزی رائٹر یعنی محرر اور ایک چپراسی پر الزام لگایا گیا تھا اگرچہ یہ جرم اُن پر ثابت نہیں ہوا لیکن نوکری سے معزول ہوئے۔

[ص 4 کالم 1]

خط ——— صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہٗ

میں اطلاع دیتا ہوں آپ کو کہ قتل گنگا بشن میں جو خبر آپ نے لکھی ہر چند وہ مجمل ہے لیکن آپ نے بہت راست اور درست لکھا ظاہراً آپ کو مفصل حال نہیں پہنچا اس لیے میں کچھ حال لکھتا ہوں کہ اس مقدمہ میں خدا شاہد ہے کہ مجھ پر بہتان ہے اور سبب اس بہتان کا میں کوئی امر نہیں خیال کر سکتا سوائے اس کے کہ میں ایک مالگذار نامی ہوں اور مشہور مالدار ہوں بجز طمع نفسانی ابنائے دنیا کے کہ خدا کو بالکل بھولے ہوئے ہیں اور کوئی وجہ نہیں۔ گنگا بشن میرا ہم قوم نہیں تھا رشتہ دار نہیں تھا کوئی معاملہ ورثہ کا ترکہ کا دادوستد کا کوئی تنازعہ کسی معاملہ کا مجھ سے نہیں تھا جو مجھ پر گمان بھی ہو سکے۔ سُنا ہے کہ جن لوگوں نے قتل کیا وہ قوم کے رانگڑہ ہیں اور عداوت کا اُن کی حال کہ اُن کا بسوہ مقتول نے خریدا اور اُن کو خارج کیا گاؤں سے اور زمین چھانی کی یعنی اُن کے مُردہ جلانے کی جگہ میں زراعت کرنی چاہی اور گالیاں دیں اور عمل بھی سخت شدت سے لیا اور وہ قوم اس قسم کی ہے کہ آدمی کا مار ڈالنا کم پیشہ سے نہیں جانتے انہوں نے مار ڈالا مجھ سے کیا واسطہ کہ مجھ پر ایسے بہتان عظیم کا خیال بھی کیا جاوے۔ موضع ماکرولہ جس سے تنازعہ اُس کے گاؤں کا کہا جاتا ہے وہ گاؤں میری زمینداری کا نہیں چند روز ٹھیکہ داری میں بہ شراکت لالہ نتھمل اور ہزاری سنگھ دو اور شخصوں کے ہے۔ حاکمانِ عادل اور منصفانِ عاقل غور کریں گے کہ اُس گاؤں کا تیسرے حصہ کا ایک

جزوی ٹھیکہ دار میں بھی ہوں اور تنازعہ بھی وہ پہلے ہمارے ٹھیکہ سے ہے یعنی اگر کچھ زمین بالفرض فیصلہ پنچوں میں جاتی تو ہمیں جمع میں سے مجرائی ہوتی اور زمین ہماری بسوہ دارای کی نہیں جو ہمارا رنج تصور کیا جائے اور جان کا مارنا یا شریک ہونا جان کے مارنے میں کہ اس سے زیادہ کوئی جرم عنداللہ اور عندالناس نہیں ہے سوا کسی بڑی عداوتِ مالی یا ملکی کے نہیں ہوسکتا۔ میں سنتا ہوں کہ اہالیان پولیس نے اول نو آدمی اصل مجرم لکھے سو اُن میں سے ایک بھی گرفتار نہیں ہوا بلکہ کوئی تیس چالیس آدمی سوا اُن کے پکڑ لے آئے اور گواہ پیش کیے گئے ہیں میری نسبت تہمت کر کے کہ ہتھیار اور روپیہ دیا واسطے قتل کے لاحول ولاقوۃ اِلاّ باللہ اگر کسی ہندوستانی کی عملداری ہوتی تو اس میں شک نہیں کہ اس طرح بے جرم مجرم ٹھہرالیا جاتا۔ بہت شکر ہے حاکمانِ وقت کا کہ یہ حق و باطل کو خوب دیکھتے ہیں اور غرض گوئی کو خوب پہچانتے ہیں میں امید رکھتا ہوں کہ حکام نصف کار اور عقلاء معدلت شعار اول تو وجہ عداوت اور تنازعہ ہی کو غور کرلیں گے اور بھی غور کریں گے کہ اگر بغرضِ محال کوئی شخص کسی کے مارنے کا خدانخواستہ باعث ہو تو عقل اسے باور کرسکتی ہے کہ چار پانچ گواہوں کے سامنے روپیہ اور ہتھیار کسی کو دیوے واسطے قتل کسی کے۔ عقل اسے باور کرسکتی ہے کہ نو اصل مجرم جو پہلی رپورٹ میں ہوں اُن میں سے ایک بھی گرفتار نہ ہو اور تیس چالیس اور [ص 4 کالم 2] اقراری مجرم گرفتار ہوں۔ عقل اسے باور کرسکتی ہے کہ زخم تو مقتول کے ڈاکٹر صاحب اُنیس بیس لکھیں اور مارنے والے اس قدر ہوں یعنی 9 مفرور اور تیس چالیس گرفتار واسطے ایک تنہا آدمی کے جب کہ کوئی اس طرف سے مقابلہ کرنے والا نہ ہووے۔ اگر یہ سب قاتل ہیں تو نہیں معلوم کہ ان اتنے قاتلوں کے زخم کہاں غائب ہوگئے۔ میں نہیں دیکھتا کوئی وجہ کہ زمینداران ڈھول کوٹِ خاص جن کے صدہا بیگھہ کا تنازع اب بھی اس گانو سے گنگا بشن کے درپیش تھا اور اُسی کے تدارک مشہور ہے کہ گنگا بشن گیا تھا اور نوبت تنازع کی اُن سے یہ کہ فوجداری عدالت میں سالِ گذشتہ میں نوبت بلوہ اور ہنگامہ کی پہنچی کہ طول طویل مثل دفتر میں موجود ہے اور پھر اُن کا تو نام بھی زبان پر نہیں آوے اور میری نسبت یہ تہمت عظیم اُٹھائی جاوے مگر یہ کہ مفلس محتاج، لنگوٹ بند ہیں اور میں مشہور مالدار، عزت دار۔ فقط میں امید رکھتا ہوں کہ اپنے پرچۂ اخبار میں اس خط کو مندرج کیجئے گا۔ الراقم م۔ د۔ 19/نومبر 41ء۔

COPYRIGHT

اسمال پوکس

یعنی چیچک۔ یہ بیماری وبائی اور متعدی ہے یعنی ایک سے دوسرے کو لگتی ہے۔ علاج اس کا کہیں نہیں اِلاّ انگریزوں نے جو علاج اس کا نکالا ہے اُس سے بہتر کہیں نہیں سُنا۔ ایک ترکیب یہ ہے کہ جس لڑکے کو چیچک نکل رہی ہے اُس کا ایک دانا آٹھویں دن چیچک نکلنے سے توڑ کر اُس کی پیپ دوسرے لڑکے کے جس کو چیچک کبھی نہیں نکلی ہو بازو پر ذرا نشتر دے کر لگادی جاوے، تو یقیناً کچھ بخار اُسے ہو کر کچھ دانے نکل آئیں گے لیکن کم ایک سو دانہ سے نکلیں گے

اور صحت ہو جاوے گی اور پھر کبھی نہیں نکلے گی۔ اور اس پیپ کو گائے کی چیچک سے رکھ بھی چھوڑتے ہیں تو اس کو بھی استعمال کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ لڑکا بدصورت نہیں ہوتا داغ نہیں رہتے اور چونکہ اس بیماری سے بہت لڑکے تلف ہوتے ہیں تو سرکار نے ہر ایک شہر میں دو دو چار چار آدمی صرف اس کام کے واسطے مقرر کر دیے ہیں واسطے رفاہ عام رعایا کے اُن کو ویکسی نیٹر کہتے ہیں۔ چنانچہ اس شہر میں بھی بیچ خیراتی اسپتال کے دو ویکسی نیٹر مقرر ہیں۔ پورب کی طرف بہت رواج اس کا جاری ہو گیا ہے اور بہت لوگ اس علاج سے فائدۂ قرار واقعی اُٹھاتے ہیں دیکھیے یہاں کے لوگوں کو کس دن عقل آئے گی اور کب تک یو جنے اور ٹو نکے کو اس دوا پر غالب سمجھے جائیں گے نعوذ باللہ من وساوس الشیطان۔

فتح گڑھ

مقام مذکور میں ایک بابو ذی عزت پالکی میں سوار چلا جاتا تھا اثناء راہ میں ایک بھینسے نے اُسے مار ڈالا۔

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

COPYRIGHT